سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدْنِيَةٌ

﴿قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ
فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ﴾ (2:71)

لغوی وضاحت

تُثِيْرُ ث و ر	فعل ثلاثی مجرد میں باب(ن) سے ثَورًا بنیادی مفہوم ہے بھڑکنااور جوش میں آنا۔ غبار، بادل،اور دھوئیں کیلئے استعمال ہو تو مراد ہوتا ہے غبار، دھوئیں یا بادل وغیرہ کااوپر اٹھنااور پھیلنا۔ جب یہ لفظ باب(افعال)سے ہو تواس کے دو معنیٰ ہیں: 1: جوش دلانا،ابھارنا۔ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا (الروم:48) اللہ تعالیٰ ایساہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں ۔ 2: زمین جوتنااور کھیتی باڑی کرنا۔ وَأَثَارُوا الْأَرْضَ (الروم:9)اورانہوں نے زمین کو بھی بویاجوتا تھا ۔ ثَور اسم ذات ہے بیل کیونکہ یہ زمین جوتتا ہے۔
الحَرْث ح ر ث	فعل ثلاثی مجرد میں باب(ن) سے حَرْثًا کھیتی باڑی کیلئے زمین کو تیار کرنااور اس میں بیج ڈالنا، بیج بونا۔ حَرْث اسم ذات بھی ہے کھیتی۔
مُسَلَّمَةٌ س ل م	فعل ثلاثی مجرد میں باب(س) سے سَلَامًا ،سَلَامَةً دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے: 1: ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ رہناان سے چھٹکارا پانااور بری ہونا، سلامتی میں ہونا، سلامتی کی دعادینا

	2: عیب ونقص سے پاک ہونا، صحیح سلامت ہونا، سالم ہونا۔ جب یہ لفظ باب (تفعیل) سے آئے تواس کے مندرجہ ذیل معنی وں میں استعمال ہوتا ہے: 1: کسی کو آفت سے بچانا، محفوظ رکھنا۔ مثلاً وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ (الانفال:43)اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا اس) میں جھگڑنے لگتے لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچالیا۔ 2: کوئی چیز کسی کے حوالے کر دینا، سپرد کر دینا، ادا کر دینا۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ (البقرة :233)تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ حوالے کر دو تم دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق ان کا حق جو تم نے دینا کیا تھا ۔ 3: سلام کرنا، سلامتی کی دعا دینا یعنی اللہ تعالی تمام ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ رکھیں۔ان معنوں میں عموماً علی کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا (النور:27)اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور کسی کے گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو ۔ 4: قبول کرنا، تسلیم کرنا ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء:65) پھر تیرے فیصلہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی سے قبول کریں ۔ مُسَلَّمَةٌ اسم مفعول ہے بطور صفت آتا ہے بچایا ہوا، سپرد کیا ہوا، بے عیب، صحیح سالم۔
شِيَةٌ و ش ی	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ض) سے وَشْيًا ، شِيَةً کسی چیز کو مصنوعی طور پر سجانا، نقش و نگار بنانا۔ شِيَةٌ جمع شِيَاتٌ اسم ذات ہے داغ، نشان یہ اصل میں وَشْيٌ تھا شروع کے واو کو حذف کر کے آخر میں ۃ بڑھادی گئی۔
جِئْتَ	فعل ثلاثی مجرد میں باب (ض) سے جِيْئَةً ،مَجِيئًا ِ

ج ء ت	1: آنا(لازم)اورقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ (بنی اسرائیل:81)اور کہہ دو کہ حق آیااور باطل مٹ گیا۔ 2: بِ کے صلہ کیساتھ بمعنی لانا(متعدی) الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ (الانعام:91)کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے۔ 3: کوئی کام کرنا قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (مریم:27)وہ کہنے لگے کہ مریم یہ تو تو نے برا کام کیا۔

لفظي ترجمة

﴿ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ﴾ (2:71)

کہاوہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے محنت کرنے والی نہیں جو زمین کو جوتتی ہو یا کھیتی کو پانی دیتی ہو بے عیب ہے اس میں کوئی داغ نہیں انہوں نے کہا اب تو نے ٹھیک بات بتائی پھر انہوں نے اسے ذبح کر دیا اور وہ کرنے والے تو نہیں تھے (۷۱) اور جب تم ایک شخص قتل کر کے اس میں جھگڑنے لگے اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا اس چیز کو جسے تم چھپاتے تھے ۔

Musa said: He says, Surely she is a cow not made submissive that she should plough the land, nor does she irrigate the tilth; sound, without a blemish in her. They said: Now you have brought the truth; so they sacrificed her, though they had not the mind to do (it).